

ہم ختم کرنے پر ”سورۃ الناس“ کے بعد ہر صلوٰۃ میں یہ آیت پڑھنا چاہتے ہیں (ب) سے ہی تک شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے حوالہ سے درج ہوتی ہے۔ کیا یہ دعا نہیں (بہلی خصوصاً) صحیح حدیث سے ثابت ہے یا ویسے ہی درج ہیں؟ اور کیا یہ پڑھنی چاہئیں؟ (پروفیسر سعید احمد لکھوی) (۲۳ جون ۲۰۰۰ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله. أما بعد!

آن مجید کے ختم کرنے پر بسند صحیح ہی ﷺ سے کوئی مخصوص دعا دعا ثابت نہیں۔ علامہ محمد عبدالسلام حضرت الشیخ رضوی فرماتے ہیں:

عَنْ النَّبِيِّ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ لَا يَجُوزُ الشُّعْبُ بِهٖ قَلْبًا عَلٰی نُبُوذِ نُبُوْتِهِمْ مَضْرُوعٌ شَرًّا لَّا لَمْ يَخْتَرِعْ وَلَيْسَ بِأَثَرًا... الخ۔

یہیں جو دعا طبع کی جاتی ہے اس کے ذریعہ عبادت کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ خود ساختہ ہوسنے کی وجہ سے یہ شرعاً مذموم اور ممنوع ہے کیونکہ نبی ﷺ سے منقول نہیں۔ بلکہ یہ سب بدعت، گمراہی اور من گھڑت توہم ہے۔ اس کی قراءت حلال نہیں اور نہ ہی مصاحف کے اخیر میں اس کی کتابت جائز ہے۔ قرآن و سنہ

أولم يخضرم أنا أذننا عليك الكتاب بتكلى عليهم إن في ذلك لرحمة وذكرى لقوم يؤمنون ۵۱... سورة الصبح

لوگوں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنانی جاتی ہے کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کے لیے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔ (السنن والبیہدات، ص: ۲۱۶)

مذکورہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ختم قرآن پر کوئی معین دعا وارد نہیں لہذا آدمی کے لیے جائز ہے کہ نفع بخش دعاؤں میں سے جو چاہے پڑھے۔ مثلاً گناہوں کی بخشش طلب کرنا، جنت کا سوال، آگ سے نجات، فتنوں سے پناہ پانا اور فہم قرآن کی توفیق مانگنا، اس کے ساتھ ساتھ قرآن پر عمل اور اس

یہ: ۱۲/۱۳

حدا ما عندی والذی علم بالسواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، تلاوت قرآن: صفحہ: 545

محدث فتویٰ